OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

انجیل برنباس کے اُردو تراجم کا تحقیقی و تقابلی جائزہ

A comparative and research oriented study of Urdu translations of the Gospel of Barnabas

Atiq Ur Rahman Quraishi
M.Phil, Qurtuba University of Science and Technology, Hayatabad, Peshawar
Lecturer Islamiat, Hadaf group of colleges, Peshawar

Dr. Atiq Ullah
Lecturer, Islamic Studies, SBBU Sheringal
atiqullah@sbbu.edu.pk

Abstract

Christians generally believe that there are four Gospels in the world, but in the sixteenth century another Gospel also came to light with the name Barnabas, which is attributed to the disciple Barnabas. This is related to the Urdu translation of the same Gospel under review. This article consists of two parts: the first part introduces Barnabas and the Gospel attributed to him and it has been made clear that by what means this gospel has reached us; the second part of the article provides a comparative overview of the Urdu translation of the Gospel. We usually have two Urdu translations of the Gospel of Barnabas. One of them is the translation of Maulana Haleem Ansari which first came to light in 1910, while the second translation is by Prof. Asi Zia'ee Sahib which was first published in 1974.This article provides a comparative analysis of these two translations.

Keywords: *Gospel of Barnabas, comparative overview, Maulana Haleem Ansari, Asi Zia'ee*

برنباس کا تعارف:

مسیحیت میں حضرت عیسیؑ کے شاگردوں کے لیے جنہیں خود حضرت عیسیؑ نے اپنی شاگردی کے لیے نامزد کیا تھا "حواری" یا "رسول (Apostle) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ مسیحی تعلیمات کے مطابق ان رسولوں نے یسوع مسیح سے تعلیم حاصل کی، اُن سے سیکھا اور اُن سے تربیت پائی۔ ان کی تعداد بارہ تھی۔ انجیل متّی میں ان کی تفصیل یوں دی گئی ہے:

CC BY

"اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں ۔پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کا بھائی اِندریاس ۔زُبدی کا بیٹا یعقوب اور کا بھائی یُوحنّا، فِلِپّس اور برتلمائی، توما اور متّی محصول لینے والا، حلفئی کا بیٹا یعقوب اور تدّی، شمعُون قنانی اور یہُوداہ اسکریوتی جس نے اُسے پکڑوا بھی دیا۔"[1]

برنباس نے اپنی انجیل میں بارہ شاگردوں کے جو نام گنوائے ہیں اُن میں سے ایک نام خود اُن کا اپنا ہے باقی ناموں میں سے صرف دو نام برنباس کی دی ہوئی فہرست سے مختلف ہیں۔ایک توما جن کی جگہ برنباس اپنا نام بتاتے ہیں، دوسرا شمعون قنانی، جن کی جگہ وہ یہوداہ بن یعقوب کا نام لکھتا ہے۔[2]

لوقا کی کتاب "رسولوں کے اعمال" برنباس کا کثرت سے ذکر کرتی ہے۔[3] چنانچہ اعمال کی کتاب برنباس کا تعارف ان الفاظ میں کراتی ہے۔

"اور یوسف نام کا ایک لاوی تھا، جس کا لقب رسولوں نے برنباس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا تھا اور جس کی پیدائش کپرس کی تھی۔اُس کا ایک کھیت تھا جسے اُس نے بیچا اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔۔ وہ نیک مرد، روح القدس اور ایمان سے معمور تھا۔"[4]

اس پیراگراف سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں

1: آپ کا اصلی نام یوسف اور لقب برنباس تھا جس کے معنی پسرِ مطمئن یا ابن وعظ کے ہیں۔

2: حواریوں کے بیچ عالی مرتبت اور گرامی منزلت ہونے کے باعث رسولوں کی طرف سے یہ لقب آپ کو عطا کیا گیا۔

3۔ آپ کی نسبت لاوی اور قومیت کپرسی[5] تھی۔

4۔ مسیحیت کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی ساری جمع پونجی خرچ کر ڈالی۔

لُسترہ[6] کے علاقے میں ایک جنم لنگڑے کو اپنے لنگڑے پن سے شفا ملنے پر مقامی آبادی نے آپ کو "زیوس"[7] دیوتا سے تشبیہ دی۔[8] آپ نے یروشلم میں پولس رسول[9] کے ہم مذہب ہونے کی تصدیق سب حواریوں کے سامنے کی، حالانکہ اس سے قبل حواریوں کو اس بات کا یقین نہ تھا۔[10]

انجیل برنباس:

چوتھی صدی عیسوی کے ابتدائی دور تک مسیحیت ایک مغلوب مذہب کی حیثیت سے اس دنیا میں موجود رہا۔اس دور میں عیسائیوں پر سیاسی اعتبار سے رومیوں کا غلبہ تھا جب کہ مذہبی اعتبار سے وہ یہودیوں کے زیرِ تسلط رہے۔تاریخ میں

اس عرصہ کو "Age of persecution" یعنی دورِ ابتلاء کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ ذلت و مقہوری کے اس حالت نے اُس وقت کروٹ بدلی جب شاہ قسطنطین اعظم اول(۲۸۰-۳۳۷ء)Constantine The Great نے بذات خود مسیحی مذہب کا لُبادہ اوڑھا۔[11] اُنہوں نے مسیحیت کو سرکاری مذہب قرار دیا۔ ان کی تبدیلی مذہب عیسائیت کو مضبوط و مستحکم کر گئی۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے دورِ حکومت میں عیسائیت کی بنیادی عقائد و تعلیمات کو منظم طور پر مدون کرنے کے بڑی بڑی کونسلیں منعقد کیں۔ جن میں نیقیہ کی کونسل (Council of Nicaea) بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جو یونان کے قدیم شہر نیقیہ (Nicaea) جو آج کل ترکی کا حصہ ہے، میں ۳۲۵ء کو منعقد ہوئی۔ اس کونسل نے پولوسی عقائد کو قطعی طور پر مسیحیت کا مسلم مذہب قرار دے دیا۔ حالانکہ تیسری صدی عیسوی کے اختتام تک ایسے لوگوں کی تعداد کم نہ تھی جو اِن پولوسی عقائد کے خلاف تھی۔ اس کونسل کے نتیجے میں اُن ہی کتابوں کو معتبر اور صحیح ٹھہرایا گیا جو ان پولوسی تعلیمات سے ہم آہنگ تھیں۔ اور دیگر تمام کتابیں رد کر دگئیں جن میں ان تعلیمات پر کڑی تنقید شامل تھی۔ اتھاناسیوس اول(Athanasius293-373)[12] جو کہ اسکندریہ کے کلیسا کا بیسواں پادری تھا۔ اُنہوں نے اپنے ایک خط کے ذریعے پہلی بار مسیحی مذہب کے معتبر کتابوں کا اعلان کیا۔ اس مجموعے میں عہد نامہ جدید کی ستائیس کتابیں شامل تھیں۔ اس پاپائی انتخاب کی توثیق پانچویں صدی کے آخر میں پاپائے اعظم گلاسیس اول المتوفی نومبر ۴۹۶ء[13] نے کی۔ اور دوسری طرف اُن کتابوں کی فہرست بھی جاری کر دی جو اُن کی نظر میں غیر مُستند اور گمراہ کن تھیں۔ ان ممنوعہ کتابوں میں ایک کتاب برنباس کی انجیل(Evangelium Barnabe) بھی تھی۔

انجیل برنباس کے اردو تراجم:

اس انجیل کا پہلا اردو ترجمہ ۱۳ اگست ۱۹۱۰ء میں مولوی محمد حلیم انصاری ردولوی رحمہ اللہ نے کیا۔ یہ ترجمہ مصر میں مُقیم عرب مسیحی عالم ڈاکٹر خلیل بک سعادت (۱۸۵۷-۱۹۳۴) کے عربی ترجمے کا اُردو ترجمہ ہے۔ مولانا موصوف نے یہ ترجمہ محمد انشاء مالک و مدیر "اخبارِ وطن" کی ایماء و فرمائش پر کیا تھا۔ یہ ترجمہ دوسری بار ۱۹۱۶ء میں جب کہ تیسری بار ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء میں مالک کشمیر بک ڈپو پبلشرز اینڈ سنز اوکاڑہ کچہری بازار لاہور نے آرٹ پریس انارکلی لاہور سے شائع کیا۔

یہ ترجمہ ڈاکٹر خلیل بک سعادت کے دیباچہ سمیت ۲۲۲ فصول پر مشتمل ہے۔ ۱۹۱۰ء والے نُسخے میں فصل ۱۹۱ تا فصل ۱۹۸ غائب ہیں۔ جب کہ ۱۹۱۶ء کا نسخہ صرف ۲۱۳ فصول پر مشتمل ہے۔ یعنی اس دوسری اشاعت میں ۲۱۴ تا ۲۲۲ تک کی فصول غائب ہیں۔ ڈاکٹر خلیل بک سعادت کے مذکورہ بالا عربی ترجمے کو علامہ سید رشید رضا حسینی المتوفی ۱۹۳۵ء ایڈیٹر المنار (مصر) نے اپنے مختصر سے مقدمے کے ساتھ ۱۹۰۸ء میں شائع کیا تھا، مولانا حلیم انصاری رحمہ اللہ نے ترجمے کا آغاز علامہ سید رشید رضا مصری کے اسی مقدمے سے کیا ہے۔

انجیل برنباس کا دوسرا اُردو ترجمہ ۱۹۷۴ء میں جناب پروفیسر آسی ضیائی[14] مرے کالج سیالکوٹ نے کیا۔ اس

ترجمے کے ناشر اسلامک پبلیکشنز لمٹیڈ ۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور ہیں۔ آسی ضیائی کا یہ اردو ترجمہ لانسڈیل[15] کے انگریزی ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے جسے قرآن کونسل آف پاکستان نے ۱۹۷۳ میں شائع کیا۔

دونوں تراجم کا تقابلی جائزہ:

1: فصاحت و بلاغت:

ایک اچھے ترجمے کی پہچان یہی ہے کہ وہ فصیح و بامحاورہ ہو، اور اپنے قارئین کو آسانی میں سمجھ آسکتا ہو۔ اس کے برعکس عبارات آرائی میں بسا اوقات مترجم سے تقدیم و تاخیر ہو جایا کرتی ہے کیوں کہ وہ سلیس لفظی ترجمہ کی حد سے نکل جاتا ہے اور خاص وضع کی تاریخی اور علمی کتابوں کے طرز تعبیر کا پابند نہیں رہ پاتا۔ اگرچہ مولانا حلیم انصاری صاحب نے اپنے ترجمے کے حوالے سے آغاز میں کوئی توضیحی نوٹ نہیں لکھا کہ جس کو پڑھ کر اس سلسلے میں آپؒ کے منہج کا اندازہ لگایا جا سکے ،تاہم پوری کتاب کا مطالعہ کرنے سے یہ اندازہ از خود ہو جاتا ہے کہ اس حوالے سے مولانا صاحب نے اپنے فاضل پیش رو عربی مترجم (ڈاکٹر خلیل سعادت) کی پیروی کی ہے جنہوں نے لفظی ترجمہ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پروفیسر آسی صاحب کے مقابلے میں مولانا صاحب کے ترجمے میں سلاست و روانی کا فقدان پایا جاتا ہے۔ جب کہ پروفیسر آسی ضیائی کا ترجمہ انتہائی سلیس، رواں اور عام فہم ہے۔ اُن کا ترجمہ اپنے اندر سادگی و روانی کی بنا کسی توضیح و وضاحت کا محتاج نہیں۔ ترجمے کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے انگریزی ترجمے میں موجود اُن تمام حوالوں کو اصل کتابوں سے تقابل کے اور تحقیق کے بعد اردو قالب میں ڈھالا۔ البتہ انگریزی نُسخے میں جن قرآنی آیات کا حوالہ دیا گیا ہے اُنہیں ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیوں کہ اُن آیات کو نقل کرنے سے انگریز مترِجم کا مقصد اس انجیل کو قرآن سے ماخوذ ثابت کرنا ہے، جس کی تفصیلا تردید پروفیسر صاحب "ضروری گزارش" کے تحت کر چکے ہیں۔ اپنے ترجمے میں انہوں نے عام ادبی تحریر کی بجائے بائبل کے اردو ترجمے کی پیروی کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

> "ترجمے میں کوشش کی گئی ہے کہ انگریزی ترجمے ہی کی مانند اردو ترجمہ بھی بائبل کی زبان اور طرزِ ادا کا حامل ہو، تاکہ جو مسیحی حضرات اپنی مقدس کتاب اردو میں پڑھنے کے عادی ہیں، اُنہیں برناباس بھی مانوس لگے۔ اس غرض کے لیے بسا اوقات الفاظ، تراکیب اور جملوں کو عام ادبی مذاق کے مطابق لکھنے کے بجائے بائبل کے اردو ترجمے کی پیروی کی گئی ہے۔ صرف چند الفاظ کا ترجمہ بائبلی زبان میں کرنا اردو مترجم کو کے ذوق کو گوارا نہ ہو سکا۔"[16]

اس نکتے کو سمجھنے کے لیے انجیل برنباس سے دو مثالیں بمع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی مثال:

"پس فوراسپاہی ہیکل سے یوں لڑھک چلے جیسے کوئی آدمی لکڑی کے پہیوں کو لڑھکادیتا ہے جو دھو گئے تاکہ دوبارہ شراب سے بھرے جائیں۔"[17]

اس مثال میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ترجمے کے اندر سلاست اور روانی نہیں پائی جارہی۔اب اسی آیت کا ترجمہ پروفیسر آسی ضیائی صاحب نے یوں کیا ہے۔

"جس پر سپاہی فی الفور لڑھک کر ہیکل سے باہر جاپڑے، جیسے کوئی شراب بھرنے کے لیے لکڑی کے پہیے دھوتے وقت انہیں لڑھکائے۔"[18]

دوسری مثال:

"اللہ نے اس پچھلے زمانے میں جبریل فرشتہ کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو کہ مریم کہلاتی (اور) داؤد کی نسل سے ہے۔جو کہ یہودا کے سبط میں سے ہے۔"[19]

اسی آیت کا ترجمہ پروفیسر آسی ضیائی صاحب یوں کرتے ہیں:

"ان پچھلے برسوں میں مریم نام داؤد کی نسل اور یہودا قبیلے کی کنواری کے پاس فرشتہ جبرائیل خدا کی طرف سے آیا۔"[20]

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مولانا لفظی ترجمہ کے پابند نظر آرہے اور اُن کے ہاں سلاست مفقود ہے جب کہ پروفیسر صاب نے وہی مفہوم قدرے بہتر انداز میں روانی کے ساتھ پیش کیا ہے۔مولانا حلیم انصاریؒ کے اسی منہج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "محمد انشاءاللہ "ابتدائی تعارف" کے تحت رقم طراز ہیں:

"اس بارہ میں فاضل پیش رو عربی مترجم کی پیروی کے سا کوئی چارہ نہیں تھا، جس نے سلیس لفظی ترجمہ ہی پر قناعت اور زیادہ تصرف عبارت اور تقدیم وتاخیر کلام سے مجانبت کی ہے۔"[21]

مطلب یہ کہ چوں کہ یہ ترجمہ ڈاکٹر خلیل سعادت کے عربی ترجمے کو مد نظر رکھ کیا گیا اور اُنہوں نے انگریزی ترجمے سے اسے عربی قالب میں ڈھالا ہے لہذا انہوں نے جس طرح خود کو لفظی کا پابند کیا ہے بعینہ ان کی پیروی کرتے ہوئے مولانا حلیم انصاریؒ نے بھی سلیس لفظی ترجمانی کی کوشش کی ہے۔

2-عنوان بندی:

مذکورہ انجیل کا ترجمہ کرتے ہوئے دونوں مترجمین نے عنوان بندی کا اہتمام کیا ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ مولانا

کے ہاں مختلف فصول کے لیے جو عناوین پڑھنے کو ملتے ہیں وہ دراصل عربی سے ترجمہ شدہ ہیں، طبع زاد نہیں۔ مزید یہ کہ یہ عنوان بندی صرف ستائیس فصلوں تک محدود ہے۔ اس سے آگے اختتام تک یہ اہتمام نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس پروفیسر آسی ضیائی صاحب کے ترجمے میں عنوان بندی کا اہتمام شروع تا آخر پڑھنے کو ملتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ عناوین خود مترجم کے اپنے اختراع کردہ ہیں انگریزی زبان سے ترجمہ شُدہ نہیں۔

عنوان بندی کے سلسلے میں پروفیسر آسی ضیائیؒ کے ہاں مولانا حلیم انصاریؒ کے مقابلے میں اختصار دیکھنے کو ملتا ہے۔ مثلاً مولانا کے ہاں فصل اوّل کو ذیل کا عنوان دیا گیا ہے:

"جبریل فرشتہ کا کنواری مریمؑ کو ولادت مسیحؑ کی خوشخبری دینا"[22]

لیکن پروفیسر آسی ضیائیؒ نے فصل اوّل میں بیان شُدہ بنیادی مضمون کی مناسبت سے یہ عنوان باندھا ہے:

"اعلانِ بعثت"[23]

یہ اختصار بسا اوقات قارئین کے لیے تشنگی اور ابہام کا باعث بن سکتا ہے۔ راقم کے خیال میں مولانا حلیم انصاریؒ کی عنوان بندی جناب آسی ضیائیؒ کے مقابلے میں زیادہ مناسب اور مبنی بر وضاحت ہے جسے پڑھنے کے بعد قاری کو پہلی نظر میں پوری فصل کے مندرجات کا اندازہ از خود ہو جاتا ہے کہ اس فصل میں کون سا مضمون بندھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر انجیل برنباس کی دوسری فصل میں حضرت مریمؑ کے حاملہ ہونے کا قصہ تفصیلاً بیان ہوا ہے کہ جب وہ اپنے حاملہ ہونے کی وجہ سے اپنے دل میں خوف زدہ تھیں کہ کہیں اُن کی قوم اُن پر کسی قسم کی تہمت نہ باندھیں، اس مقصد کے لیے اُنہوں نے اپنے ہی خاندان میں یوسف [24] نامی آدمی کا چُناؤ کر کے اُسے اللہ کی مشیت سے آگاہ کیا۔[25] پروفیسر صاحب نے اس فصل کو مختصراً یہ عنوان دیا ہے:

"مریم کی شادی"[26]

جب کہ مولانا صاحب کے ترجمے میں اس فصل کے لیے یہ عنواں پڑھنے کو ملتا ہے:

"جبریل فرشتے کا یوسف کو کنواری مریم کے حاملہ ہونے کی خبر دینا"

[27]

آسی ضیائی صاحب کے ترجمے میں عنوان بندی کے معاملے میں پایا جانے والا اختصار اپنے قاری کو پوری صورت حال سے آگاہ ہونے نہیں دیتا جب تک کہ وہ پوری فصل کا مطالعہ نہ کر لے۔ اس سلسلے کی دوسری مثال اسی انجیل کی فصل سوم کا عنوان ہے۔ فصل سوم میں حضرت عیسیٰؑ کی عجیب و غریب ولادت کا ذکر ہوا ہے جس میں فرشتوں کا ایک بڑا جتھا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے نمودار ہوتا ہے۔ آسی ضائی صاحب نے اس فصل کو ذیل کا عنوان دیا ہے:

"یسوع کی پیدائش"[28]

جب کہ مولانا صاحب کے ترجمے میں اس فصل کے لیے یہ عنواں پڑھنے کو ملتا ہے:

"مسیح کی عجیب و غریب ولادت اور فرشتوں کا خدا کی بزرگی بیان
کرتے ہوئے ظاہر ہونا"[29]

آسی ضیائی صاحب نے اپنے ترجمے میں ہر صفحے کے بالکل آغاز پر فصلوں کے عنوانات درج کیے ہیں۔اور ایک ہی صفحے کوئی نئ فصل شروع ہو رہی ہے تو بسا اوقات یہ پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ اوپر دیا گیا عنوان مابعد فصل کا ہے یا ما قبل فصل کا؟اس مقابلے میں مولانا حلیم انصاریؒ کے ترجمے میں عنوان بندی کا اہتمام فصل کے آغاز میں کیا گیا ہے جس سے قاری کو کسی بھی قسم کے ابہام کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

3-فقرہ بندی:

مولانا حلیم انصاریؒ کا ترجمہ اس حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے اندر فقرہ بندی کا اہتمام ہوا ہے۔اگرچہ بعض فصول میں بعض فقرات غائب ہیں[30] تاہم مجموعی طور پر ان فقرات کا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں۔ فقرہ بندی کا اہم فائدہ یہ ہے کہ حوالہ دینا میں آسانی رہتی ہے۔اس کے برعکس پروفیسر آسی ضیائی نے پیرا گراف کی صورت میں ترجمانی کی ہے جس کا بظاہر ایک فائدہ نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ قاری کی توجہ ایک ہی مضمون پر مرکوز رہتی ہے۔ مثلاً پروفیسر آسی ضیائی صاحب نے انجیل برنباس کی پانچویں فصل کا ترجمہ ایک پیرا گراف کی صورت میں یوں کیا ہے:

"جب چار دن پورے ہو گئے تو خداوند کی شرع کے مطابق جیسا کہ
موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے، وہ بچے کو اٹھا کر معبد میں لے گئے تاکہ اس
کا ختنہ کریں۔ سو اُنہوں نے بچے کا ختنہ کیا اور اس کا نام یسوع رکھا، جیسا کہ
اس کے رحم میں آنے سے پہلے خداوند کے فرشتے نے کہا تھا۔ اور مریمؑ اور
یوسف نے سمجھ لیا کہ ضرور یہ بچہ بہتوں کی نجات اور ہلاکت کا
موجب ہو گا۔ پس اُنہوں نے خدا کا خوف کیا اور خدا کے خوف کے
ساتھ بچے کو رکھا۔"[31]

اب یہی فصل جب ہم مولانا حلیم انصاریؒ کے ترجمے میں پڑھتے ہیں، تو وہاں یہ پورا پیرا گراف فقروں کی صورت میں نظر ترجمہ ہوا ہے۔اور ہر فقرے کو ترتیب سے نمبرز بھی دیئے گئے ہیں۔ذیل میں یہی پیرا گراف ملاحظہ فرمائیں:

"1- پھر جب کہ آٹھ دن شریعت رب کے موافق پورے ہو گئے
جیسا کہ یہ موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے
(مریم اور یوسف) دونوں نے بچے کو لیا اور اسے اٹھا کر ہیکل کو لے

گئے تاکہ اس کا ختنہ کریں۔

2-انہوں نے بچے کا ختنہ کیا اور یسوع نام رکھا جیسا کہ فرشتہ نے اس
کے قبل کہ (مریم) رحم میں اس سے
حاملہ ہوئی تھی کہا تھا۔

3- پس مریم اور یوسف نے معلوم کر لیا کہ بے شک بچہ بہت سے
آدمیوں کی ہلاکت اور خلاصی
کے لئے (سبب) ہو گا۔

4-اسی وجہ سے وہ دونوں خدا سے ڈرے اور اُنہوں نے بچے کی
حفاظت کی اور خدا کا خوف دلاتے رہ کر اس کی
تربیت کی۔"[32]

اگر دیکھا جائے تو موجودہ اناجیل اربعہ میں بھی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔آپ عہد نامہ قدیم و جدید کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں تو آپ کو پوری کتاب فقروں کی صورت میں ملے گی۔چوں کہ ہمارے ملک میں انجیل برناباس کے اردو تراجم میں مولانا حلیم انصاریؒ کے ترجمے کو جو پذیرائی حاصل ہے وہ پروفیسر آسی ضیائی کے حصے میں نہیں آئی، تقابل ادیان کے مباحث میں عموماً مولانا صاحب کے ترجمہ کو بطور استدلال پیش کیا جاتا ہے تو ایسے موقعوں پر حوالہ دیتے وقت فصل اور فقرہ نمبر کی اہمیت کا از خود اندازہ ہو جاتا ہے۔ نیز اس اہتمام کی بدولت ایک قاری کو متعلقہ تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔

4-حواشی

حواشی کا بنیادی مقصد کسی جملہ، کلمہ یا لفظ کی تشریح اور توضیح کرنا ہوتی ہے۔مترجم اس مقصد کے لیے حاشیے کا سہارا لیتا ہے۔ متن میں کہیں کسی لفظ کے معنٰی کی وضاحت مقصود ہو یا کہیں توضیح کے بجائے مترجم مصنف یا مؤلف سے اختلاف کرتا ہے، تو اس مقصد کے لیے وہ حاشیے کا سہارا لیتا ہے۔حاشیے کی مدد سے مزید شرح اور وضاحت حاصل ہوتی ہے، اور کسی بھی کتاب کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔انجیل برناباس کے ترجمے کے سلسلے میں دونوں مترجمین نے حواشی کا اہتمام کیا ہے اور یہ حواشی شروع سے آخر تک ہر صفحے پر موجود نظر آتے ہیں۔پروفیسر آسی ضیائی صاحب نے حواشی کا اہتمام صفحے کے اطراف پر کیا ہے جب کہ مولانا حلیم انصاریؒ کے ہاں یہ حواشی ہر صفحے کے نیچلے حصے پر درج ہیں۔

آسی ضیائی صاحب کے ترجمے موجود حواشی میں درج ذیل اُمور زیر بحث لائے گئے ہیں۔

الف:اُن تمام مقامات پر جہاں برناباس اور نئے عہد نامے (اناجیل اربعہ، کتاب اعمال اور پولس کے خطوط) کی عبارتیں میں مماثلت یا تضاد پایا جاتا ہے

ب: جہاں کہیں کوئی مضمون قرآن کی کسی آیت سے مطابقت رکھتا ہے تو اُس کی نشاندہی کرادی گئی ہے۔اور یہ ثابت کیا گیا کہ یہ انجیل کس حد تک قران سے ماخوذ یا مماثل ہے۔

ج: لانسڈیل اور لورا—رِیگ نے اپنے انگریزی ترجمے میں کتاب مقدس کے جن حوالوں کا ذکر کیا ہے، اُنہیں بعد از تحقیق حواشی میں نقل کر دیا گیا ہے۔

د: حاشیوں چند مخففات کا استعمال بھی کیا گیا ہے، مثلا

"تق" سے مراد تقابل کے لیے دیکھیے

"تض" سے مراد تضاد کے لیے دیکھیے

"ومثلہ" سے مراد یہی مضمون دوسری اناجیل میں بھی ملتا ہے۔

"ومابعد" سے مراد اس آیت سے کے بعد یہ قصہ کافی آگے تک چلا گیا ہے لہذا اختتام تک دیکھیے۔ ذیل میں ہم مماثلت اور تضاد کی ایک دو مثالیں پیش کریں گے۔

مماثلت کی مثالیں:

مثال نمبر1:

انجیل برنباس کی فصل نمبر چھ میں یہ بات ذکر ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش یہودیہ[33] کے بادشاہ ہیرودیس[34] کے عہد میں ہوئی[35]۔ اس فقرہ کے آگے حاشیے میں تقابل کے لیے متی باب دوم، ۱تا۹ آیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یعنی یہی بات عہد نامہ جدید، کتاب متی میں بھی بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ متی کے مذکورہ باب میں یہی بیان ان الفاظ میں وارد ہوا ہے:

"جب یِسُوع ہیرودِیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم[36] میں پَیدا ہُؤا تو دیکھو کئی مجُوسی پُورب سے یروشلیم[37] میں یہ

کہتے ہُوئے آئے"[38]

مثال نمبر2:

انجیل برنباس کی فصل نمبر نو میں مذکور ہے کہ جب ہیرودیس مر گیا تو اللہ تعالی نے یوسف کو خواب میں بتادیا کہ یہودیہ واپس جا کیوں کہ وہ مر گئے جو بچے کی موت کے خواں ہاں تھے۔[39] اس فقرے کے تقابل کے لیے کتاب مقدس، متی باب دوم کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متی کے باب میں دوم لفظی اختلاف کے ساتھ یہی بات ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

"جب ہیرودِیس مر گیا تو دیکھو خُداوند کے فرِشتہ نے مصرِ میں

یُوسُف کو خواب میں دِکھائی دے کر کہا کہ اُٹھ اِس بچّے اور اِس کی ماں کو لے کر اِسرائیل کے ملک میں چلا جا کیُونکہ جو بچّے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔"[40]

مذکورہ تقابل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے اس انجیل کے مندرجات کس قدر اناجیل اربعہ سے مماثلت رکھتے ہیں۔

تضاد کی مثالیں:

تضاد کے لیے پرفیسر صاحب نے "تض" کا مخفف استعمال کیا ہے۔ جس سے مراد انجیل برنباس کے وہ مقامات ہیں جہاں پر اس کی تعلیمات باقی اناجیل کے مقابلے میں بالکل متضاد ہیں۔ وضاحت کے لیے دو مثالیں دی جاتی ہیں۔

مثال نمبر 1:

انجیل برنباس کے بیان کے مطابق ذبیح حضرت اسماعیلؑ تھے نہ کہ حضرت اسحاقؑ۔

"تب خدا نے ابراہام سے فرمایا: اپنا بیٹا اپنا پہلوٹا اسماعیل لے اور پہاڑ پر آکر اس کی قربانی دے سو اضحاق پہلوٹا کیوں کر ہوا جب کہ اضحاق پیدا ہوا تو اسماعیل سات سال کا تھا"[41]

اس کے مقابلے عہد نامہ قدیم میں ذبیح حضرت اسحاقؑ کو قرار دیا گیا ہے:

"تب اُس نے کہا کہ تُو اپنے بیٹے اِضحاق کو جو تیرا اِکلوتا ہے اور جِسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لیکر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا سوختنی قُربانی کے طور پر چڑھا۔"[42]

مثال نمبر 2:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیصریہ فلپی[43] کے حدود میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگوں سے اپنے متعلق پوچھا کہ اُن لوگوں کا حضرت یسوع کے متعلق کیا عقیدہ ہے؟ تو انجیل برنباس کے مطابق اُس وقت پطرس[44] اُن کے بارے ا ابن اللہ کے عقیدے کا اظہار کیا ہے جسے سُن کر حضرت عیسٰی علیہ السلام غصے سے اُنہیں نکلنے اور اپنے سے دور ہونے کا کہا۔ چنانچہ برنباس لکھتا ہے:

"یسوع نے جواب میں کہا: اور تم، تم کیا کہتے ہو کہ مَیں کیا ہوں؟ پطرس نے جواب میں کہا: تُو مسیح خدا کا بیٹا ہے" تب یسوع برہم ہوا، اور غصے سے یہ کہہ کر جھڑکا: "نِکل جا اور مجھ سے دور ہو۔"[45]

اس کے بر عکس عہد نامہ جدید کا بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پطرس کا یہ جواب سُن کر خوش ہوئے ۔ملاحظہ فرمائیں متی کی ذیل کی آیت:

"یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مُبارک ہے تُو شمعُون بریوناہ کیوں کہ یہ بات گوشت اور خُون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تُجھ پر ظاہر کی ہے۔"[46]

ان مخففات کے اہتمام کا سب بڑا فائدہ یہ ہے کہ قارئین کے سامنے موجودہ اناجیل کی تضاد بیانی آشکارہ ہو جاتی ہے نیز بیک وقت انجیل برنباس کا تقابل دوسری اناجیل کے ساتھ بہ آسانی ہو جاتا ہے۔

مولانا حلیم انصاریؒ نے اپنے ترجمے میں اپنے پیش رو ڈاکٹر خلیل سعادت ہی کے عربی حواشی جُوں کے تُوں نقل کیے ہیں۔اُن کے حواشی بسا اوقات اپنے قارئین کے لیے ابہام کا باعث بنتے ہیں۔انہوں نے ترجمے کے آغاز میں اس حوالے سے کسی قسم کی وضاحت نہیں کی جسے پڑھ ان حواشی کو سمجھا جاسکے۔عربی ترجمہ کرتے ہوئے ڈاکٹر خلیل سعادت کو اگر متن میں موجود کسی بات یا لفظ کی وضاحت کرنا مقصود ہو تو وہاں نمبر دینے کی بجائے اُسی لفظ کے اوپر حروف تہجی (ا،ب،ج) میں سے کوئی حرف لکھ کر نیچے حاشیے میں اُس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔مثلاً فصل اوّل کا ایک جملہ یوں تحریر کیا گیا ہے:

"فاجاب الملاک یا مریم ان اللہ (ت) الذی صنع الانسان من غیر انسان۔۔۔الخ "[47]

اور پھر نیچے حاشیے میں بریکٹ میں (ت) لکھ کر "**اللہ قدیر**" لکھا ہے۔

"(ت) اللہ قدیر"

مولانا نے اس فقرے کا ترجمہ کرتے ہوئے اسی بریکٹ والی "تاء" کے حاشیے کو جُوں کا تُوں نقل کیا ہے۔نہ اس کا ترجمہ کیا ہے نہ ہی اس کی کوئی وضاحت کی ہے۔جس سے بظاہر متن کا اُلجھن حل ہونے کی بجائے مزید بڑھ جاتا ہے اور اور قاری کی توجہ متن کی تفہیم کی بجائے حاشیے پر ہی مرکوز رہتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مولانا حلیم انصاریؒ کے ہاں حواشی میں درج ذیل اُمور کو درخور اعتنا سمجھا گیا ہے:

- غریب الفاظ کی وضاحت/ تفہیم متن (صرف بعض مقامات پر یہ اہتمام دیکھنے کو ملتا ہے) مضامینِ انجیل برنباس کا دیگر اناجیل کے ساتھ مماثلت کی صورت میں تقابل

مثالیں:

غریب الفاظ کی وضاحت:

مثال نمبر1:

"اے ابراہیم تُو اپنے سارے گھرانے کا قُلفہ کاٹ دے"[48]

نیچے حاشیے میں لفظ "قلفہ" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "قلفہ وہ بڑھی ہوئی کھال جو ختنہ میں کاٹ دی جاتی ہے۔"[49]

مثال نمبر2:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح شاقول کی غایت مرکز ہے
ویسے ہی جہنم بخیل کی غایت ہے"[50]

نیچے حاشیے میں لفظ "شاقول" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "وہ پتھر جس کو ڈور سے باندھ کر معمار دیوار کی سیدھ کا اندازہ کرتے ہیں" [51]

مثال نمبر3:

"اس کے بعد کہ اس بچے کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیے۔ اسے
کھرلی میں رکھ دیا۔"[52]

حاشیے میں لفظ "کھرلی" کا معنٰی یوں بیان کیا گیا ہے: "وہ جگہ جہاں چوپاؤں کو چارہ رکھ کر کھلاتے ہیں"[53]

مثال نمبر4:

انجیل برنباس میں دو مقامات ایسے ہیں جہاں جہاں عبرانی زبان کے الفاظ پڑھنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً:

"ادونائی سباؤت"[54]

مولانا حلیم انصاریؒ صاحب نے دونوں مقامات پر ان اصطلاحات کو نقل کر کے نہ اس کا ترجمہ کیا ہے نہ ہی حاشیے میں اس کی کوئی وضاحت کی ہے۔ اس کے برعکس پروفیسر آسی ضیائی صاحب نے حاشیے میں ان کا ترجمہ کیا ہے۔ مثلا مزکورہ عبرانی جملے کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"ادونائی (خدا) سباؤت (افواج) عبرانی زبان میں"[55]

دوسری جگہ یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

"یاالوھیم الصباؤت"[56]

مولانا صاحب کے ہاں یہاں پر بھی ان الفاظ کا ترجمہ مفقود ہے۔ جب کہ پروفیسر صاحب نے ان الفاظ کا ترجمہ "رب الافواج" سے کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس ضمن میں بائبل کے اردو ترجمے کی پیروی کی ہے۔

5-اعلام واماکن انجیل برنباس:

انجیل برنباس میں تقریباً ایک سو دو کے قریب اَعلام اور اکتالیس کے قریب اماکن کا ذکر ملتا ہے چونکہ ان دو اردو تراجم کو دو مختلف زبانوں یعنی عربی اور انگریزی کے تراجم سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لیے دونوں مترجمین کے ہاں اعلام واماکن کے تلفظ میں فرق آگیا ہے جسے ذیل میں دیئے گئے کالم کی مدد سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے:

اعلام کے تلفظ میں فرق:

مولانا حلیم انصاری کا ترجمہ	پروفیسر آسی ضیائی کا ترجمہ
ابشالوم[57]	ابی سالوم
قیصر اوعظش[58]	قیصر اَوگستُس
ارخیلادس[59]	ارخلاؤس
لشاروت[60]	عستاروت
عبودیا[61]	عبدیاہ

اماکن کے تلفظ میں فرق:

اریحا[62]	یریحو
بیتِ عینا[63]	بیتِ عنیاہ
طرطوس[64]	ترسوس
جمجمہ[65]	کوہ کالوری

خاتمہ

آخر میں راقم دونوں تراجم پر مزید کام کے حوالے سے چند ایک تجاویز پیش کر کے اس بحث کا سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

- مولانا حلیم انصاری ؒ کا ترجمہ جیسے ادارہ اسلامیات نے شائع کیا ہے، اپنے اندار بے شمار کمپوزنگ کی غلطیاں لیے ہوئے ہے۔اس ترجمہ پر نظرِ ثانی کی از حد ضرورت ہے۔
- بعض ابواب میں فقرات کے نمبر آگے پیچھے یا مکمل طور پر غائب ہیں۔اس سلسلے میں موجودہ اشاعت کا موازنہ اصل ترجمے سے کرکے اس کمی کا ازالہ کیا جائے۔
- مولانا صاحب کا ترجمہ اعلام و اماکن کے سلسلے میں جن تسامحات کا شکار ہے، اس کی تلافی کی از حد ضرورت ہے۔اس ضمن میں خلیل سعادت کے عربی ترجمے کے ساتھ ساتھ پروفیسر آسی ضیائی صاحب کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھ کر اس کمی کا بخوبی ازالہ ممکن ہو سکتا ہے۔
- پروفیسر آسی ضیائی کے ترجمے کے آغاز میں لانسڈیل اور لورا- ریگ کے ستر صفحات پر مشتمل اُس تعارف کو شامل ترجمہ کرنا چاہیے جس میں اُنہوں نے انجیل برنباس کی تاریخی دریافت کے حوالے سیر حال بحث کی ہے۔یہ تعارف قارئین کے انجیل برنباس کے حوالے سے معلومات میں اضافے کا باعث بنے گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]کتاب مقدس (عہد نامہ جدید)، انجیل متّی (لاہور: بائبل سوسائٹی، انار کلی ۱۹۸۴) ۱۰: ۲ومابعد
The Holy Bible (New testament), Matthew 10: 2 (Bible society, anarkali, Lahore, 1984)

[2]برنباس، انجیل برنباس، مترجم، مولانا محمد حلیم انصاری رودلوی، ادارہ اسلامیات، کراچی، لاہور، ۲۰۰۳، ۱۴: ۱۲تا۱۷
Barnabas, the gospel of Barnabas, translator: Maulana Muhammad Haleem Ansari Rodalwi, Idara Islamiat, Karachi, Lahore, 2003, 14: 12-17

[3]کتاب اعمال میں آپ کا ذکر تقریباً ۲۲ آیا ہے۔
In the book of Acts, he has been mentioned nearly 22 times

[4]کتاب مقدس، رسولوں کے اعمال، ۴: ۳۶تا۳۷ / ۱۱: ۲۴
The Holy Bible, Acts 4: 36-37, 11: 24

[5]**کپرس/قبرص (Cyprus)**: بحیرہ روم کے مشرقی حصے میں شام کے بالمقابل ایک جزیرہ جو ۱۴۸ میل لمبا اور تقریباً ۴۸ میل چوڑا ہے (خیر اُللہ، فرینک صفی اللہ، قاموس الکتاب، (مسیحی اشاعت خانہ ۳۶، فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۹۳ء، بذیل کپرُس)
Khair Ullah, Frank Safi Ullah, Qamoos ul Kitab, Maseehi Isha'at Khana 36, Ferozpur Road, Lahore, 1992

[6]**لُسترہ (Lytra)**: ایک رومی نوآبادی جو قیصر اوگوستس ۶ق-م نے قائم کی۔ (ایضاً بذیل لُسترہ)

[7]**زیُوس (Jupiter)**: یونانی دیومالا میں سماوی اور فضائی مظاہر کا دیوتا، برنباس کو اُس کے قد و قامت کے باعث اس دیوتا سے تشبیہ دی گئی۔ (ایضاً بذیل زیُوس)

[8]رسولوں کے اعمال، ۱۴: ۱۲
Acts: 14: 12

[9]**ساؤل (Saint Paul)**: سینٹ پال، عبرانی نام ساؤل، رومی نام پولس یا پولوس، موجودہ عیسائیت کا بانی، معروف تاریخ نگار H.G. Wells اپنی معروف کتاب "A Short History of the World" میں لکھتے ہیں کہ ساؤل نے یسوع مسیح کو نہ کبھی دیکھا تھا نہ ہی اُنہیں سُنا تھا۔ چونکہ وہ آفتاب پرستی، یہودیت اور سکندریہ کے مروجہ مذہب کا اچھا خاصہ عالم تھا، اس لیے اُن کے بہت سے خیالات و نظریات عیسائیت میں لے آیا۔ اُن کے مطابق حضرت عیسیٰؑ مسیح موعود ہیں اور اُن کی موت انسان کی نجات کے لیے ایک قربانی تھی۔
Wells,H.G,A Short History of the World, (New York: The Macmillan & Company,1922)pp,222

[10]رسولوں کے اعمال، ۸: ۲۷
Acts 8: 27

11 **شاہ قسطنطین اعظم اول(Constantine The Great)**:روم کے شہنشاہ اعظم المتوفٰی ۳۳۷ پہلے بادشاہ ہیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر مسیحیت قبول کی۔اُنہوں جوانی کا زمانہ ڈیو کلیٹین (رومی شہنشاہ ۲۸۴ تا ۳۰۵ تک) کے دربار میں گزارا۔ قسطنطین خانہ جنگی کے ایک پیچیدہ سلسلے کے بعد پہلا مغربی شہنشاہ بنا۔آپ آرتھوڈوکس چرچ میں ایک قابل احترام بزرگ کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔

Guiley,Rosemary Ellen, The Encyclopaedia of Saints,(New York:Facts on File, Inc.2001),s.v. "Constantine The Great"

12 **اتھاناسیوس اول(Athanasius293-373)** :مشہور ماہر الہیات، مذہبی مقتدر، دانا سیاست دان اور مصری قومی رہنما تھے۔آپ کی پیدائش اسکندریہ (مصر) میں ہوئی۔ ۳۲۵ء میں آپ ہی نے نیقیہ کونسل کی سرپرستی کی۔ چوتھی صدی میں آریانزم کے خلاف عیسائی آرتھوڈوکس کے اعلی سربراہ تھے۔

Abbey, St Augustine, The book of Saints, 8th ed,(London: Bloomsbury publishing Plc). S.v. "Athanasius"

13 **گلاسیس اول المتوفی ۴۹۶ء(Gelasius I)**:روم کا پادری جو ۴۹۲ء سے ۱۹ نومبر ۴۹۶ء تک یعنی اپنی موت تک تخت نشین رہا۔آپ کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش کے بارے میں کوئی علم نہیں، اگرچہ بظاہر آپ رومی شہری اور نسلاً افریقی تھے۔ابتدائی زندگی کے متعلق بہت کم معلومات پڑھنے کو ملتی ہیں۔اپنی نجی زندگی میں گلاسیس عبادت، خود احتسابی اور مطالعے کے لئے جانے جاتے تھے۔

The Encyclopedia Americana, International edition., s.v. "Gelasius I". 12 vol. Grolier Inc. 1994.

14 **پروفیسر آسی ضیائی**: آپ کا اصل نام امان اللہ خان تھا لیکن آسی ضیائی کے نام مشہور ہوئے۔آپ کی پیدائش رام پور میں اگست ۱۹۲۰ء کو ہوئی۔اکتوبر ۱۹۴۸ء کو سیالکوٹ کے مرلے کالج میں اردو کے لیکچرر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا اور اگست ۱۹۸۰ء ریٹائر ہوئے۔ بچپن ہی سے علم وادب اور شعر و شاعری سے شوق تھا۔ ۱۴ جنوری ۲۰۰۹ء کو لاہور میں وفات پائی۔(حجازی، ظفر پروفیسر،"پروفیسر آسی ضیائی رام پوری مرحوم" ماہنامہ قومی زبان، شمارہ نمبر ۱۰، جلد نمبر ۸۱، اکتوبر ۲۰۰۹ء)

Hijazi, Zafar, Professor Asi Ziayi, Rampuri, Mahnama qomi zuban, Issue: 10, Volume: 81, October 2009

15 دنیائے اسلام انجیل برنباس سے پہلی بار **جارج سیل (George Sale)** کے ترجمہ قرآن کے ذریعے متعارف ہوئی۔جارج سیل نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس انجیل کا تعارف کیا ہے۔اسی تعارف سے مسلمانوں کو انجیل برنباس کی موجودگی اور اس کی اصلیت کے بارے میں آگہی حاصل ہوئی۔ان کے پاس انجیل برنباس کا ہسپانوی ترجمہ تھا بقول جارج سیل کہ یہ ہسپانوی ترجمہ ایک اُردغانی مسلمان "مصطفٰی عرندی" نے اطالوی زبان سے کر رکھا تھا۔یہ اطالوی نسخہ ۱۷۳۸ء میں ویانا کی ایمپریل لائبریری پہنچا۔اسی اطالوی نسخے کو سامنے رکھتے ہوئے ۱۹۰۷ء میں **لورا-رگیگ(Laura Ragg)** اور ان کی بیوی **لانس ڈیل(Lonsdale)** نے اسے انگریزی قالب میں ڈھالا۔ جسے بعد میں کلیرینڈن پریس آکسفورڈ نے پہلی بار ۱۹۰۷ء کو شائع کیا۔

(George Sale,The Koran or AlCoran of Mohammed, London,1877, p,IX)

[16] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، جولائی ۲۰۰۵ء ص ۱۳

The Gospel of Barnabas, translator: Asi Zia'ee, Islamic Publications Lahore, July 2005, page: 13

[17] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور، طبع ۱۹۱۰ء ۱۵۲:۲۶

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, Hameedia Steem press, Lahore, edition 1919, 152: 26

[18] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، باب ۱۵۲، ص ۲۱۳

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, Chapter: 152, page: 213

[19] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۱:۱

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari 1: 1

[20] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، باب ۱، ص ۲۷-۲۸

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, Chapter: 1, Page: 27-28

[21] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ص ۸۰

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, page: 80

[22] حوالہ مذکور، ص ۱۱۰

Ibid, page: 110

[23] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، ص ۲۸

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, Page: 28

[24] یوسف: انجیلِ برنباس میں یوسف نام کی تین شخصیات مذکور ہیں:

(۱) ایک جن کا ذکر فصل نمبر ۱ کے فقرہ نمبر ۱ میں ہوا ہے، یہ یسوع مسیح کی والدہ مریمؑ کے شوہر تھے۔

(۲) اور دوسرے یوسف جن کا تذکرہ آگے فصل نمبر ۵۰ کے فقرہ نمبر ۳۰ میں آیا ہے، وہاں یوسفؑ سے مراد یعقوبؑ کے بیٹے ہیں۔

(۳) اور تیسرے یوسف اباریماثیائی (فصل ۲۱۶، فقرہ نمبر ۸۶)

[25] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۲:۱

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, 2: 1

[26] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل دوم، ص ۲۹

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, section: 2, page: 29

[27] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، فصل دوم

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, section: 2

[28] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل سوم

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, section: 3

[29] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، فصل سوم

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, section: 3

[30] مثلاً فصل نمبر اٹھارہ میں چودہ کے بعد پندرواں فقرہ غائب ہے۔ اسی طرح فصل نمبر اُنیس میں اکیس کے بعد بائیس واں فقرہ غائب ہے۔ وغیرہ

[31] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل پنجم

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, section: 5

[32] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۵ :۴-۱

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, 5: 1-4

[33] **یہودیہ (Judea)**: یہوداہ کے علاقے کا رومی اور یونانی نام، جو رومی فتوحات کے بعد تمام فلسطین بشمول گلیل اور سامریہ کے لیے استعمال ہونے لگا۔ (خیرُاللہ، فرہنگ صفی اللہ، قاموس الکتاب، (مسیحی اشاعت خانہ ۳۶، فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۹۳ء، بذیل یہودیہ)

[34] **ہیرودس (Herod The Great)**: "یہودیوں کا بادشاہ اعظم جسے ہیرودیس اعظم Herod The Great بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے باپ اِنتیپتر نے یہودیہ کا تخت سنبھالنے کے بعد ہیرودیس کو گلیل کا فوجی سردار مقرر کیا۔ وہ اپنے ظلم و ستم کے لیے بدنام تھے۔ اس نے اپنے سپاہیوں کے ذریعے بیتِ لحم کے تمام نومولود بچوں کو قتل کروایا۔

(Wright, N. T. The New Testament and the People of God (SPCK, 1992). p. 172

(Knoblet, Jerry. Herod the Great (University Press of America, 2005). p. 179.

[35] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل ششم

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, section: 6

[36] **بیتِ لحم (Bethlehem)**: یروشلم کے جنوب مغرب میں پانچ میل پر ایک قصبہ، یہ حبرون اور مصر کی شاہراہ پر یہودیہ کے کوہستان میں سطح سمندر سے ۲۵۵۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ یعقوب کے زمانہ میں اس کا نام "افراتہ" تھا، اور یہاں راخل کو دفن کیا گیا تھا۔ (قاموس الکتاب، بذیل بیتِ لحم)

[37] **یروشلم (Jerusalem) یا القدس:** یہ شہر یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہ بحیرہ روم کے مشرق میں ۳۳ میل پر اور بحیرہ مردار کے مغرب میں ۱۴ میل پر سطح سمندر سے ۲۵۵۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔(حوالہ مذکور، بذیل یروشلم)

[38] کتاب مقدس (عہد نامہ جدید)، انجیل متّی (لاہور: بائبل سوسائٹی، انار کلی ۱۹۸۴)، ۲:۱

The Holy Bible (New testament)

[39] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل نہم

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee,

[40] عہد نامہ جدید، انجیل متّی، ۲:۱۹تا۲۰

The Holy Bible (New testament), Matthew 2: 19-20

[41] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل چوالیس

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, section: 44

[42] عہد نامہ قدیم، پیدائش، ۲۲:۲

The Holy Bible (Old testament), Genesis, 2: 22

[43] **قیصریہ/قیصریہ فلپی (Caesarea Philippi):** کوہ حرمون کے دامن میں ایک خوبصورت مقام جہاں پطرس رسول نے خداوند مسیح کا اقرار کیا۔ اور اُن کی الوہیت کی گواہی دی۔ قاموس الکتاب، بذیل قیصریہ فلپی (قاموس الکتاب، بذیل قیصریہ فلپی)

[44] **پطرس (peter):** یسوع مسیح کے بارہ شاگردوں میں مشہور شاگرد، اُس کا اصل نام شمعون تھا جو کہ عبرانی نام ہے۔ اس نے جوانی میں ماہی گیری کا پیشہ اپنایا۔ اس نے عام یہودی لڑکوں کی طرح ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ اناجیل اربعہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کی ساس کو یسوع مسیح نے ان کے کفر ناحوم نامی گھر میں شفادی۔ (عہد نامہ جدید، کتاب متی ۱۴-۸:۱۷، کتاب لوقا: ۴:۳۸، کتاب یوحنا ۱:۴۲)

[45] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل ستر

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, Section:77

[46] عہد نامہ جدید، کتاب متی ۱۶:۱۷

The Holy Bible (New testament), Matthew, 16: 17

[47] سعادت خلیل، الدکتور، انجیل برنبا، (دار البشیر، القاہرۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۲۵ھ-۱۹۰۸) ص ۳

Sa'adat Khalil, Doctor, The Gospel of Barnabas, Dar ul Basheer, Cairo, First Edition, 1335 A.H, 1908 A.D, Page: 3

[48] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۲۲:۱۶

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, 22: 16

[49] ایضاً

Ibid.

[50] حوالہ مذکور، ۱۲۲:۲

Ibid, 122: 2

[51] ایضاً

Ibid.

[52] حوالہ مذکور ۵:۱۲

Ibid, 5: 12

[53] ایضاً

Ibid.

[54] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۱۵۲:۲۵

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, 152: 25

[55] برنباس کی انجیل، ترجمہ آسی ضیائی، فصل ۱۵۲

The Gospel of Barnabas, Translator: Asi Zia'ee, Section: 152

[56] انجیل برنباس، ترجمہ مولانا حلیم انصاری، ۲۰:۶

The Gospel of Barnabas, Translator: Maulana Haleem Ansari, 20: 6

[57] حوالہ مذکور ۶۴:۱۲

Ibid, 64: 12

[58] حوالہ مذکور ۳:۱

Ibid, 3: 1

[59] حوالہ مذکور ۹:۳

Ibid, 9: 3

[60] حوالہ مذکور ۱۵۳:۲

Ibid, 153: 2

[61] حوالہ مذکور ۱۸۵:۱۲

Ibid, 185: 12

[62] حوالہ مذکور ۳۰:۱۱

Ibid, 30: 11

[63] حوالہ مذکور ۱۹۲:۱۲

Ibid, 192: 12

[64]حوالہ مذکور ۶۳:۵

Ibid, 63: 5

[65]حوالہ مذکور ۲۱۷:۷۸

Ibid, 217: 78